بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم سہ شنبہ

۱۵ ذوالحجہ ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۴ وفا ۱۳۳۵ ہش | ۲۴ جولائی ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۷۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ مری واپس تشریف لے گئے

ربوہ ۲۳ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ربوہ میں تین روز قیام فرمانے کے بعد مورخہ ۲۱ جولائی کو چار بجے سہ پہر کے قریب بذریعہ موٹر کار مری واپس تشریف لے گئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح تک کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ جولائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو بخار میں کسی قدر کمی ہے۔ گو اب بھی بلاناغہ حرارت ہو جاتی ہے دن رات کے کسی وقت میں بھی نارمل نہیں ہوتی۔ نقرس میں بھی ابھی تک کوئی خاص فرق نہیں پڑا۔ اور رات کا اکثر حصہ بے خوابی میں گزرتا ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت کمر میں شدید درد کے باعث ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

کوئٹہ (بذریعہ ڈاک) محترم مولوی جلال الدین صاحب شمس کی صحت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

علاقہ کچھ کے خوفناک زلزلہ میں ہلاک ہونیوالوں کی تعداد ۱۱۷ تک پہنچ گئی

اندیشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ابھی قریباً ۸۰۰ افراد ملبہ میں دبے پڑے ہیں

بمبئی ۲۲ جولائی۔ ہفتہ کی رات کو ہندوستان کی ریاست کچھ کے شہر انجار میں جو ہولناک زلزلہ آیا تھا۔ اس میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۱۱۷ تک پہنچ گئی ہے۔ اندیشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ ۸۰۰ آدمی ابھی تک ملبہ کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ انجار میں زلزلہ کے جھٹکوں کی وجہ سے منہدم ہونے والے مکانوں کی تعداد ایک ہزار بیان کی جاتی ہے ۲۵۰ افراد بری طرح مجروح ہوئے ہیں۔ جن میں سے بیس کی حالت بہت نازک ہے زلزلہ سے پوسٹ آفس کی عمارت زمین پر آگری۔ جس کی وجہ سے ڈاک تار اور ٹیلیفون کا سلسلہ بالکل منقطع ہو گیا۔ ہندوستان میں ۱۹۵۰ء کے بعد سے اتنا سخت زلزلہ نہیں آیا تھا۔ ۱۹۵۰ء میں آسام میں زلزلہ کے سخت جھٹکے محسوس کئے گئے تھے۔ جس کی وجہ سے مواصلات کا سارا نظام درہم برہم ہو گیا تھا۔ (ابتدائی خبر صفحہ ۲ پر)

ہیمبرگ (جرمنی) میں عید الاضحیہ کی مبارک تقریب

جرمنی پاکستان اور سیلون کے مسلمانوں کی شرکت ایک جرمن خاتون کا قبول اسلام

ہیمبرگ ۲۰ جولائی (بذریعہ تار) مبلغ جرمنی مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب ہیمبرگ سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ یہاں عید الاضحیہ کی تقریب نہایت اہتمام سے منائی گئی۔ جس میں جرمنی پاکستان اور سیلون کے مسلمان احباب نے شرکت کی نماز عید کے بعد تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس مبارک تقریب کے موقعہ پر ایک یورپی خاتون نے اسلام قبول کیا الحمد للہ علیٰ ذالک

جمال عبد الناصر سے مسٹر ہمرشولڈ کی ملاقات

بعد میں وہ عرب لیگ کے اسسٹنٹ سکرٹری جنرل احمد شکیری سے بھی ملے

قاہرہ ۲۳ جولائی۔ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ نے کل یہاں مصر کے صدر کرنل جمال عبد الناصر سے ملاقات کی۔ ملاقات کے وقت مصر کے وزیر خارجہ ڈاکٹر محمود فوزی بھی موجود تھے بعد میں وہ عرب لیگ کے سکرٹری جنرل جناب احمد شکیری سے بھی ملے۔ عرب لیگ کے ایک ترجمان نے ملاقات کے بعد بتایا کہ اسرائیل اردن دریا کا رخ پھیرنے کے جس منصوبے پر عمل کر رہا ہے۔ جناب احمد شکیری نے مسٹر ہمرشولڈ کو اس کے بارے میں عرب ممالک کے موقف سے آگاہ کیا۔ اس سے قبل مسٹر ہمرشولڈ اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر بنگورین سے بیت المقدس میں ملاقات کر چکے ہیں

اصفہان میں شدید سیلاب کے باعث

چالیس افراد ہلاک ہو گئے

تہران ۲۳ جولائی۔ ایران کے شہر اصفہان کے قریب دریا میں شدید سیلاب کے باعث چالیس افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور قریباً ایک ہزار مکانوں کو نقصان پہنچا ہے کرمان کے علاقے سے بھی سیلاب کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ تاہم وہاں سے ابھی کسی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

۲۵ جولائی کو دمشق روانہ ہونگے

کراچی (بذریعہ ڈاک)۔ محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے ۱۸ جولائی کو بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے دمشق روانہ ہونا تھا۔ لیکن کمپنی کی طرف سے وقت کی تعیین میں غلطی کے باعث محترم شاہ صاحب اس روز روانہ نہ ہو سکے۔ اب آپ انشاء اللہ العزیز ۲۵ جولائی کو صبح ساڑھے پانچ بجے عازم دمشق ہوں گے۔ احباب منزل مقصود تک بخیریت پہنچنے اور سفر کے بابرکت ہونے کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

کوئٹہ ۲۳ جولائی۔ پاکستان کے قائمقام صدر الحاج عبد الوہاب خان کل کراچی سے بذریعہ طیارہ یہاں پہنچے۔

خوراک کا عالمی ذخیرہ قائم کرنیکی تجویز

جنیوا ۲۳ جولائی۔ پاکستان نے اقتصادی اور معاشرتی کونسل پر زور دیا ہے کہ جن ملکوں میں خوراک کی کمی پائی جاتی ہے۔ ان کے لئے اناج کا ایک عالمی ذخیرہ قائم کیا جائے۔ کونسل کا اجلاس آجکل جنیوا میں ہو رہا ہے پاکستانی مندوب جناب سعید حسن نے کل اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا اس قسم کے عالمی ذخیرے کو ایشیائی ملکوں کے نزدیک خاص اہمیت حاصل ہو گی۔ کیونکہ وہاں اکثر قحط کا اندیشہ رہتا ہے۔ اگر اناج کا عالمی ذخیرہ قائم ہو جائے۔ تو ایسے ملکوں کو اطمینان ہو جائے گا کہ انہیں ضرورت پڑنے پر کافی مقدار میں اناج مل سکے گا۔ مصر اور انڈونیشیا نے اس تجویز کی حمایت کی

محمد علی طائف میں آرام کر رہے ہیں

ریاض ۲۳ جولائی۔ وزیر اعظم جناب محمد علی آجکل طائف میں آرام کر رہے ہیں۔ آپ شاہ سعود کی دعوت پر وہاں گئے ہیں۔ وہاں تین دن آرام کرنے کے بعد آپ مدینہ منورہ تشریف لے جائیں گے سعودی عرب کی حکومت نے آپ کے لئے ایک ہوائی جہاز مخصوص کر دیا ہے۔

بیروت ۲۲ جولائی۔ کل رات پاکستانی سفارت خانہ نے اعلان کیا کہ وزیر اعظم پاکستان علالت کی وجہ سے لبنان نہیں آئیں گے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۵۶ء

باہمی تنازعات

قسط سوم

(سلسلہ کے لئے دیکھیں روزنامہ الفضل مورخہ ۱۹ و ۲۱ جولائی ۱۹۵۶ء)

الفضل کی گذشتہ اشاعتوں میں ہم نے ہفت روزہ المنبر لائل پور کے ایک مضمون پر بحث کی ہے۔ اور اس کی اسی اشاعت میں جو "ربوہ کی سیر" کے ماتحت مضمون شائع ہوا ہے۔ اس کا ایک مختصر سا حوالہ پیش کر کے وضاحت کی ہے۔ کہ المنبر احمدیت کے متعلق اسی غلط راستہ پر گامزن ہے۔ جس راستہ پر چلنے سے وہ مختلف فرقوں کے علمائے اسلام کو منع کرتا ہے۔

ہم الفضل کی امروزہ اشاعت میں کسی دوسری جگہ المنبر کا مضمون "ربوہ کی سیر" کے استہزائی عنوان کے ماتحت جو اس نے سپرد قلم کیا ہے۔ بعینہٖ نقل کر رہے ہیں۔ اس مضمون کے پڑھنے سے قارئین کو معلوم ہوگا۔ کہ مدیر المنبر احمدیت کی مخالفت تو بدستور کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ اس طریق کار کو جو اب تک احمدیت کے خلاف اختیار کیا گیا ہے۔ بظاہر اس کو پسند نہیں کرتے۔ اور ان کے خیال میں احمدیت کی مخالفت اب تک جس انداز سے ہوتی رہی ہے۔ وہ بجائے احمدیت کو نقصان پہنچانے کے اس کے فروغ کا باعث ہوئے ہیں۔

ہم مدیر محترم کے ان خیالات کی دل سے قدر کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ انہوں نے یہ سوال اٹھا کر کہ احمدیت کے مقابلہ میں جو رویہ بعض لوگوں نے اختیار کیا ہے۔ وہ سرتا پا غلط ہے۔ اسلام کی واقعی ایک بہت بڑی خدمت ادا کی ہے۔ کیونکہ اگرچہ ایسی باتوں سے جیسا کہ انہوں نے تسلیم کیا ہے۔ احمدیت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ دنیا میں اسلام کی بڑی سخت بدنامی ہوئی ہے۔ آپ کے مندرجہ ذیل الفاظ واقعی ایسے ہیں۔ جن پر ان لوگوں کو غور کرنا چاہیئے۔ جو جبر و اکراہ اور سستی نعرہ بازی سے کسی جماعت کو مٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ نے کیا خوب فرمایا ہے:۔

"لیکن اس کے باوجود ہماری رائے یہ ہے۔ کہ اس مسئلہ کو اس کی اہمیت کے مطابق فکرمندی سے زیر بحث نہیں لایا گیا۔ اور ضرورت ہے کہ ملت کے ارباب حل و عقد زیادہ سے زیادہ غور و فکر سے کام لے کر اس نازک مسئلہ کو حل کرنے کی تدابیر پر غور کریں۔ ہم آگے بڑھنے سے قبل یہ اظہار ضروری سمجھتے ہیں کہ اس وقت جو کوشش "تحفظ ختم نبوت" کے نام سے "قادیانیت" کے خلاف جاری ہے۔ قطع نظر اس سے کہ اس کوشش کا اصل محرک خلوص، خدا کے دین کی حفاظت کا جذبہ ہے۔ یا حقیقی وجہ معاشی اور منفی ذہن کے رجحانات کا مظاہرہ ہے۔ ہماری رائے میں یہ کوشش نہ صرف یہ کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے مفید نہیں ہے۔ بلکہ ہم علی وجہ البصیرت کامل یقین و اذعان کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ یہ جدوجہد "قادیانی شجرہ" کے بار آور ہونے کے لئے مفید کھاد کی حیثیت رکھتی ہے۔

تحفظ ختم نبوت ہو یا مجلس احرار۔ ان دونوں کے نام سے آج تک قادیانیت کے خلاف جو کچھ کیا گیا ہے۔ اس قادیانی مسئلہ کو الجھایا ہے۔ ان حضرات کے اختیار کردہ طرز عمل نے راہ حق سے بھٹکنے والے قادیانیوں کو اپنے عقائد میں پختگی کا مواد فراہم کیا ہے۔ اور جو لوگ مذبذب تھے۔ انہیں بد عقیدگی کی جانب مزید دھکیلا ہے۔

استہزاء۔ اشتعال انگیزی۔ یاوہ گوئی۔ بے سروپا لفاظی اس مقدس نام کے ذریعہ مالی غبن۔ ادنیٰ سیاست کے داؤ پیچ۔ خلوص سے محروم اظہار جذبات، عظمت اخلاق کا عنصر سے تہی کردار۔ نافہ ارزسی سے بھرپور مخالفت کسی بھی غلط تحریک کو ختم نہیں کر سکتی۔ اور ملت اسلامیہ پاکستان کی ایک اہم محرومی یہ ہے۔ کہ مجلس احرار اور "تحفظ ختم نبوت" کے نام سے جو کچھ کیا گیا ہے۔ اسی کا اکثر و بیشتر حصہ انہی عنوانات کی تفصیل ہے"۔ (ہفت روزہ المنبر لائل پور مورخہ ۶ جولائی ۱۹۵۶ء)

اگر مدیر محترم نے واقعی دل سے اور خلوص سے یہ الفاظ لکھے ہیں۔ تو جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ ہم دل سے اور خلوص سے ان کی قدر کرتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ایک اسلامی اخلاق کی تائید کی ہے۔ جس پر عمل کرنا اسلام کی بہت بڑی خدمت ہے۔

ہمیں اس بات کا کوئی خیال نہیں ہے۔ کہ مدیر محترم کو احمدیت سے بعض عقائدی اختلافات ہوں گے۔ ایسے اختلافات بذات خود انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں۔ اور شاید دنیا میں کوئی دو ایسے شخص نہیں ملیں گے۔ جن کے عقائد اور دینی خیالات یا سیاسی خیالات بعینہٖ یکساں ہوں۔ ہمیں امید ہے کہ ہر سنجیدہ انسان کی طرح المنبر کے مدیر محترم بھی اس امر میں ہمارے ساتھ سو فی صدی اتفاق کرتے ہوں گے۔

اب انسان کے اس فطری خاصہ سے یہ نتیجہ نکالنا مشکل نہیں ہے۔ کہ اگر انسان یا جماعتیں ایک دوسرے کے اختلافی خیالات کو برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا نہ کریں۔ تو کسی ملک میں قطعاً امن قائم نہیں ہو سکتا۔ مدیر محترم نے اسلام کے مختلف فرقوں کی باہم چپقلش کے متعلق جو کچھ اس اشاعت میں لکھا ہے اگر وہ غور کریں۔ تو ان علمائے کرام کی یہ باہمی چپقلش اسی بنیادی غلطی کی وجہ سے ہے۔ کہ ان میں اختلافات برداشت کرنے کا حوصلہ صفر کی حد تک پہنچ گیا ہوا ہے۔

اس کا علاج کیا ہے؟ ہم مدیر محترم کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ اس کا علاج ہرگز وہ طریقہ نہیں ہے۔ جو کہ خود آپ نے اس مضمون میں آگے چل کر احمدیت کے متعلق اختیار کیا ہے۔ یعنی دوسری جماعتوں یا فرقوں کے متعلق خود تو نعرہ بازی۔ الزام تراشی پورے زور سے جاری رکھی جائے۔ مگر ساتھ ہی ساتھ یہ تلقین بھی کی جائے۔ کہ ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ مدیر محترم آخر میں لکھتے ہیں:۔

"اس مرحلہ پر اس امر کی اشد ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ کہ پاک و ہند کے اصحاب نظر اور درد دل رکھنے والے ارباب فکر اس مسئلہ پر غور فرمائیں اور جو حل ان کے نزدیک اس پیچیدہ مسئلہ کے لئے ممکن العمل ہو۔ وہ اس سے ملت کو آگاہ فرمائیں۔ المنبر کے صفحات اس ضروری مسئلہ کے لئے حاضر ہیں"۔

اس سے پہلے آپ نے اس مسئلہ کی وضاحت دوسروں کو خوش کرنے اور احمدیوں کا دل دکھانے کے لئے ان الفاظ میں کی ہے۔

"ہم جس انداز سے اس مسئلہ پر غور کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔

الف:۔ قادیانیت ایک ایسی بد عقیدگی ہے۔ جسے ہم نرم سے نرم الفاظ میں نبوی زندگی میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کاملہ سے غداری! حضور کے مرتبہ عالی کی تنقیص، اسلام کی فراہم کردہ اساس وحدت کو سبوتاژ کرنا۔ اور ملت اسلامیہ کو امت در امت کے فتنہ میں مبتلا کرنا سمجھتے ہیں۔ اور آخرت میں ہم اسے سید المرسلین کی شفاعت سے محرومی۔ رب ذوالجلال کے غضب کے مستحق گردانے اور ان کے نتیجے میں نجات سے ابداً محروم رہنے کا باعث یقین کرتے ہیں۔ ......

ہم دیانتداری سے یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ قادیانیت اس مملکت کے لئے داخلی اور خارجی دونوں وجوہ سے سخت ترین خطرہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہم "ربوہ" کو بدلائل واضح "قادیانی سٹیٹ" کا ایسا ہیڈ کوارٹر یقین کرتے ہیں۔ جس کا نظام حکومت اپنا ہے۔ جس کی عدالتیں اپنی ہیں۔ جس کی ڈیفنس اور ایفنس کی قوت اپنی ہے۔ جس کا قانون اپنا ہے۔ اور جہاں ایک بھی ایسا گھر آباد نہیں ہے۔ جو مرزا غلام احمد کو نبی نہ مانتا ہو۔ جو اس بات پر یقین نہ رکھتا ہو۔ کہ جو قوم یا جو شخص مرزا غلام احمد صاحب کو نبی اللہ نہیں مانتی اور وہ احمدیت کی مخالف ہے۔ اس پر ایک طرف تو خدا کا غضب ہوگا۔ اور دوسری جانب اسے ذلیل و سرنگوں ہو کر "احمدی خلیفہ وقت" کے حضور مجرمانہ پیش ہونا ہوگا۔ جو اس بات کو وحی الٰہی نہ سمجھتا ہو۔ کہ بھارت خدا کے رسول (مرزا غلام احمد صاحب) کا "مقدس ملک" ہے۔ اور قادیان پایۂ تخت رسول ہے۔ اور اس قادیان کا حصول اس کا دینی فریضہ ہے۔ اور ایک دن ایسا ضرور آئے گا۔ جب پاک و ہند کی غلط تقسیم ختم ہو کر ازسرنو "اکھنڈ بھارت" معرض وجود میں آئے گا۔ اور ہر احمدی "قادیان کی مقدس بستی" میں اپنے "پیغمبر مرزا غلام احمد اور ان کے خلیفہ اول کے جوار میں بود و باش اختیار کرے گا۔ ہماری رائے میں ایسا شہر جو ان تصورات کے ساتھ آباد کیا جائے۔ اور جہاں کا ہر مکین اپنی جماعت کے علاوہ باقی سب کو کافر اور خدا کا دشمن سمجھتا ہو۔ پورے ملک کے لئے عظیم تر خطرہ ہے"۔ (ہفت روزہ المنبر لائل پور مورخہ ۶ جولائی ۱۹۵۶ء)

ہمیں اس بات کا رنج نہیں ہے۔ کہ آپ احمدیت سے سخت عقائدی اختلاف رکھتے ہیں۔ اور اس کو مٹانا چاہتے ہیں۔ ہم کو افسوس یہ ہے۔ کہ مدیر محترم نے بغیر کسی مقدمہ اور اس کے ما لہٗ و ما علیہ پر غور کرنے کے احمدیت پر "فرد جرم" عائد کر دی ہے۔ اور یہ فرد جرم وہی ہے۔ جس کو مختلف رنگوں میں تحفظ ختم نبوت یا مجلس احرار یا اور اسی قسم کے لوگ بلا سوچے سمجھے احمدیت پر لگاتے اور عوام کو جنہیں دینی مسائل پر غور کرنے کی اہلیت نہیں ہے۔ احمدیت کے خلاف اشتعال انگیزی کے لئے استعمال کرتے ہیں

(باقی صفحہ ۵ پر)

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے واضح آثار

اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائید و نصرت کے ایمان افروز نظارے، ساٹھ اشخاص کا قبول اسلام

دو نئی جماعتوں کا قیام، مسلم پریس کے قیام کیلئے افریقن نو مسلموں کی قابل تعریف مالی قربانی

سیرالیون احمدیہ مشن کی سہ ماہی رپورٹ

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد جنرل سیکرٹری سیرالیون مشن
بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت سے اشاعت اسلام کا کام باقاعدہ جاری رہا۔ اور روز افزوں ترقی پر رہا۔

یونائیٹڈ مسلم کونسل کے قیام کی تحریک

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج کی طرف سے بو شہر کے مسلمان علماء و دیگر سرکردہ اصحاب کو ایک خاص دعوت دی گئی۔ کہ ہم سب اسلامی فرقے جملہ فروعی اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے محض اسلام کی تبلیغ اور اس کے دفاع کے لئے ایک متحدہ محاذ قائم کریں۔ اور جس طرح تمام عیسائی مشنوں نے اس ملک میں ایک یونائیٹڈ کرسچن کونسل بنا رکھی ہے وہ متحد ہو کر ہمارے محبوب و مقبول رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے قلعہ پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ اسی طرح ہم بھی ایک یونائیٹڈ مسلم کونسل قائم کریں جس کا مقصد وحید سیرالیون میں مسلمانوں کی تمام فلاح و بہبود کے علاوہ ان کی دینی دنیوی۔ ثقافتی۔ تمدنی۔ معاشرتی اور علمی حالت کو سدھارنا ہو۔ نیز اسلام کے پیغام کو دوسروں تک پہنچانا اور مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب دینا اس کا کام ہو۔ اس کے علاوہ ایک مشترکہ اسلامیہ سیکنڈری سکول قائم کیا جائے جس میں ہر فرقہ کے مسلم طلباء تعلیم حاصل کر سکیں۔

اس دعوت پر مسلمانوں کے سرکردہ اصحاب نے اس معاملہ پر خاص غور کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں فری ٹاؤن کے مسلمانوں سے بھی مشورہ کی مہلت چاہی ہے۔ جس میں مسلمان عوام کو ایک متحدہ محاذ قائم کرنے اور متحد ہو جانے اور احمدی کارکنوں اور مبلغین اسلام کی خاطر تعاون کرنے کی تحریک کی۔

اضلاعی تعلیمی کمیٹیوں میں مسلمانوں کی نمائندگی

سیرالیون کے تمام اضلاع میں ایجوکیشن کمیٹیاں اور ڈسٹرکٹ کونسلیں قائم ہیں۔ جن میں سوائے ایک دو اضلاع کے مسلمانوں کی نمائندگی کرنے اور ان کی تعلیمی حالت سدھارنے اور ان کی مشکلات کو مناسب طریق پر حکومت کے سامنے پیش کرنے کے لئے کوئی مسلمان نمائندہ نہیں ہے۔ اور قریباً ہر ضلع میں ان کمیٹیوں کے ممبران میں اکثریت عیسائی پادریوں کی ہے۔ جن میں سے اکثر یورپین ہیں۔ جو نہ صرف مسلمانوں کے معاملات میں دلچسپی نہیں لیتے۔ بلکہ بعض دفعہ تعصب اور عناد کی بناء پر جو انہیں اسلام و بانیٔ اسلام سے ہے عمداً مخالفت کرتے۔ اور مسلمانوں کے مفاد کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ سال مدکو پر احمدیہ مسلم سکول کی بلڈنگ گرانٹ روکنے کی انہوں نے انتہائی کوشش کی

ان حالات میں مکرم مولوی صاحب موصوف کی طرف سے اس سلسلہ میں منسٹر آف ایجوکیشن۔ ڈائرکٹر آف ایجوکیشن و دیگر افسران متعلقہ حتیٰ کہ گورنر سیرالیون کو مختلف اوقات میں درخواستیں اور اپیلیں ارسال کی گئیں۔ اور بار بار توجہ دلائی گئی کہ مسلمانوں کے ساتھ اس ناانصافی کی کوئی تلافی کی جائے۔ چنانچہ گورنر صاحب نے اس امر پر غور کرنے اور تحقیق کرنے کا تحریری وعدہ کیا ہے۔

اضلاع کی تعلیمی کمیٹیوں میں مسلمان نمائندگان کی عدم موجودگی کی وجہ سے مختلف اضلاع میں احمدیہ مسلم سکولز کھولنے کے بارہ میں ہماری کئی درخواستیں محض تعصب کی بناء پر مسترد کر دی گئیں۔ حالانکہ اکثر اضلاع ایسے ہیں جہاں بیسیوں عیسائی پرائمری اور سکنڈری سکول قائم ہیں اور ایک بھی مسلم سکول نہیں اور مسلمانوں کے بچے ان سکولوں میں عیسائی ہونے پر عملاً مجبور کئے جاتے ہیں گو ظاہر یہ کیا جاتا ہے۔ کہ ہر طالب علم کو مذہبی آزادی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں اکثر عیسائی ملیں گے جو نسلاً یا ولادۃً تو مسلمان ہیں مگر عیسائی سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے عیسائیت کی آغوش میں جا چکے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں والدین اگر مسجد جاتے ہیں تو بچے چرچ کی راہ لیتے ہیں۔

یہ احتجاجی سلسلہ اب تک جاری ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی عطا فرمائے۔ اور عیسائیت کے مقابلہ میں جو دلائل کے میدان میں عاجز آ کر سکولز کو ذریعہ اشاعت عیسائیت کر رہی ہے۔ اسلام کو فتح و کامیابی عطا فرمائے۔ اور یہاں کے مسلمانوں میں بیداری اور صحیح اسلامی غیرت اور خودداری پیدا فرمائے۔ آجکل عیسائی پادری یہاں ہر جگہ اپنے سکولوں اور گرجوں میں متواتر اعلان کرتے رہتے ہیں۔ کہ احمدیوں سے نہ بحث کی جائے۔ اور نہ ان کے لیکچر سنے جائیں اور نہ ہی ان سے کوئی لٹریچر وصول کیا جائے۔ اور یہ اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ وہ ہمارے دلائل و براہین کا جواب دینے سے عاجز آ گئے ہیں۔

تبلیغی سفر

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم مولوی صاحب موصوف نے ۳۰۰ میل کا سفر کیا۔ اور بعض جماعتوں کا دورہ کیا۔ مثلاً سیلے۔ کینما۔ گورے بونڈو۔ بلاما۔ پانڈو اور باجے بو وغیرہ کینما۔ بلاما اور باجے بو وغیرہ میں مختلف غیر احمدی افریقن و شامی احباب سے پریس کے لئے چندہ جمع کیا۔ نیز احباب کی تربیت و اصلاح کا بھی موقعہ ملا۔

باجے بو احمدیہ مشن۔ دار التبلیغ اور احمدیہ مسلم سکول کے قیام کے لئے اپنے احمدی پیرامونٹ چیف آنریبل گامانگا سے آپ نے زمین کے بارے میں گفتگو کی چنانچہ انہوں نے شہر کے وسط میں ایک وسیع قطعہ زمین اس غرض کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔ اور عنقریب قانونی طور پر اسے سلسلہ کے نام رجسٹر کروا لیا جائے گا۔ اسی طرح باجے بو و بیوجیوں احمدیہ سکول کھولنے کے سلسلہ میں کینما کے پرونشل ایجوکیشن آفیسر سے بات چیت کی۔

باجے بو میں سکول کی عمارت و تعمیر کے لئے حکومت کو درخواست دے رکھی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے عمارت کے لئے چار سو اسی پونڈ

درد کیا چیز ہے دوا کیا ہے

از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس مقیم کوئٹہ

کیا کہوں ان سے مدعا کیا ہے — مجھ کو خود بھی نہیں پتا کیا ہے
حیف صد حیف قوم مسلم پر — ابتدا کیا تھی انتہا کیا ہے
تھے جو کل تک خدا شناس افسوس — آج وہ کہتے ہیں خدا کیا ہے
مجھ سے برہم تو ہو رہے ہیں لیکن — یہ بتاتے نہیں خطا کیا ہے
مانتے یا نہ مانتے آخر — سن تو لیتے کہ التجا کیا ہے
کیا کرینگے وہ ہم سے وعدہ وفا — "جو نہیں جانتے وفا کیا ہے"
مکر پیشہ یہ کہہ رہے ہیں آج — ہم نہیں جانتے دغا کیا ہے
پھر سے دنیا ہے برسر پیکار — عقل والو۔ یہ ماجرا کیا ہے
اس زمانہ میں یہ خیال کہاں — کیا روا اور ناروا کیا ہے
بے محابا لے جو غیروں سے — ایسی خاقان کی حیا کیا ہے
وہ بھی تقریر ہے کوئی تقریر — سننے والے کہیں کہا کیا ہے
جو دلوں پر نہ ہو اثر انداز — پھر وہ تفسیر مدعا کیا ہے
وہ جو مثل صدا بصحرا ہو — وہ صدا کیا ہے وہ ندا کیا ہے
ہو جو سوز و گداز سے خالی — اے دعا والو وہ دعا کیا ہے
تو یہ دیوانگان عشق سے پوچھ — درد کیا چیز ہے دوا کیا ہے
پیتے ہی جب نشہ اتر جائے — ایسی مے پینے کا مزا کیا ہے

دل لگاؤ نہ شمس دنیا سے
اس کا انجام جز فنا کیا ہے

گورنمنٹ کی طرف سے منظور ہو چکے ہیں ۱۹۵۷ء میں بائج بو میں انشاء اللہ ایک مسلم سکول جاری کیا جائے گا۔ اس سفر میں اخبارات سلسلہ مفت تقسیم کرنے کے علاوہ قرآن کریم انگریزی و دیگر کتب سلسلہ فروخت بھی کیں۔

بو احمدیہ سکول میں پیرنٹ ٹیچرز ایسوسی ایشن کا قیام

ماہ مئی میں جناب منسٹر تعلیم کی ہدایت پر بو احمدیہ سنٹرل سکول میں ایک پیرنٹ ٹیچرز ایسوسی ایشن (Parent Teachers Association) کا قیام عمل میں آیا۔ سکول کے تمام بچوں کے والدین کو بذریعہ سرکلر نیز ذاتی ملاقاتوں کے سکول میں بلا کر ایک جلسہ عام کیا گیا۔ جس میں مکرم محمد مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری جنرل مینیجر احمدیہ سکولز نے ایسوسی ایشن کے قیام کی اغراض و مقاصد بیان کیں۔ اور بتایا . . . .

. . . .

کہ اس ایسوسی ایشن کا مقصد محض یہ ہے کہ سکول اور طلبہ سکول کی بہتری اور ان کی تعلیمی و اخلاقی حالت کو سدھارنے کے لئے مناسب تجاویز پر غور کیا جائے نیز بچوں کے لئے خالص اسلامی ماحول پیدا کر کے انہیں قرآن کریم اور اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا جائے اور ہر لحاظ سے سکول کی ترقی اور بہتری کی کوشش کی جائے۔ سب حاضرین نے جن میں اکثریت غیر احمدی احباب کی تھی۔ اس رائے سے اتفاق کیا۔ پھر اسی وقت چیئرمین اور دیگر عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔ جو حاضرین ہی میں سے ہی چنے گئے۔ اور یہ فیصلہ ہوا کہ ہر مہینہ کم از کم ایک دفعہ ایسوسی ایشن کی ترقی دکھا ئی کے لئے چندہ لیا کریں گے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اس ایسوسی ایشن کے اجلاس مکرم مسٹر مونی محمد بنگ چیئرمین کی زیر صدارت باقاعدہ ہو رہے ہیں اور سکول و طلبہ سے متعلقہ کئی مشکلات حل ہو رہی ہیں۔ مثلاً بچوں کا سکول سے غیر حاضر رہنا اور سکول آنا یا اچھے لباس میں نہ آنا یا سکول کا کام اور ہوم ورک نہ کرنا وغیرہ وغیرہ

اعلیٰ حکام سے ملاقاتیں

سکول سے متعلقہ بعض امور کے تعلق کے ایک مقدمہ کے سلسلہ میں مکرم مولوی صاحب موصوف کو وزیر تعلیم، ڈائریکٹر آف ایجوکیشن، سینئر ایجوکیشن آفیسر، پراونشل ایجوکیشن آفیسر، پراونشل کمشنر، ڈسٹرکٹ کمشنر، علاقہ مجسٹریٹ اور پیرامونٹ چیف سے متعدد دفعہ ملاقات کا موقع ملا۔ نیز بو شہر کے شامی تجار سے ملکر زبانی گفتگو کی۔ مطالعہ کے لئے انہیں لٹریچر پیش کیا۔ بو دار التبلیغ میں آنے والے زائرین کی خدمت میں بھی لٹریچر پیش کیا جاتا رہا۔ اور چائے و شربت وغیرہ سے ان کی خاطر تواضع کی جاتی رہی۔ اس عرصہ میں دار التبلیغ میں آنے والے زائرین میں سے خاص قابل ذکر مندرجہ ذیل اصحاب ہیں۔ آنریبل پیرامونٹ چیف ناصر الدین گباناگا۔ پیرامونٹ چیف کا نجا آف ٹونگا۔ پیرامونٹ چیف بیڈوڈ لیری پراونشل کمشنر۔ ڈسٹرکٹ کمشنر پراونشل ایجوکیشن آفیسر۔ علاقہ مجسٹریٹ اور پراونشل ایجوکیشن سکرٹری وغیرہ

اخبار و پریس

عرصہ زیر رپورٹ میں اخبار افریقن کریسنٹ کے تین نمبر شائع ہوئے۔ اور ملک کے طول و عرض میں پوسٹ کئے گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز مقبول عام ہو رہا ہے۔ اور کئی ایک خطوط اسے اسپارہ میں مل رہے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں بو شہر کے دو مشہور ہفتہ وار اخبارات کے ایڈیٹروں نے افریقن کریسنٹ کے ایڈیٹر کے نام مبارکباد کے خطوط تحریر کئے ہیں۔ جن میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی اور علمی و تبلیغی خدمات کا تذکرہ کیا گیا۔ اور پبلک سے اپیل کی گئی کہ اس مفید اور علمی اخبار کو خریدیں اور اس کی اشاعت میں حتی الامکان امداد کریں۔ کیونکہ یہ ہمارے ملک کی بہترین طور سے خدمت کر رہا ہے۔ اسی طرح ایک مضمون جنوب مغربی صوبہ کے ایجوکیشن سکرٹری محترم مسٹر انسا نے ہمارے اخبار کے لئے لکھا جس میں انہوں نے مسلمانوں کو تعلیم حاصل کرنے اور علمی مشاغل کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ وہ مضمون ماہ جون کے کریسنٹ میں شائع ہو چکا ہے۔

غیر معمولی نصرت و تائید الٰہی کا مظاہرہ

چونکہ ابھی تک ہمارے سے مستقل اور مستعمل احمدیہ مسلم پریس کا انتظام نہیں ہو سکا اس لئے عموماً ہمیں اپنا اخبار عیسائی پریس سے چھپوانا پڑتا ہے کچھ عرصہ سے یہاں کے عیسائی پادری اسپارہ میں ہمارے راستہ میں کسی قسم کی روکاٹیں ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایک عیسائی پریس کے پادری پرنٹر نے اکتوبر کے نمبر کو ہمارا پرچہ چھاپنے سے انکار کر دیا۔ اور مسودات واپس کر دیئے بلکہ ایڈیٹر کریسنٹ کو یہاں تک لکھا کہ ہمارا مسیح تو مردے زندہ کیا کرتا تھا اور مختلف قسم کے معجزات دکھایا کرتا تھا۔ اگر آپ کا مسیح بھی اپنے دعوے میں صادق ہے تو اسے کہو کہ کم از کم تمہارا اخبار ہی چھاپ دیا کرے۔ اس عیسائی کے اس مخالفانہ رویہ اور اس قسم کے طنزیہ جواب سے ہمیں اور احباب جماعت کو سخت تکلیف ہوئی مگر ہم سوائے خدا تعالیٰ عزوجل کے آگے فریاد کرنے اور حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دعا کی درخواست کرنے کے اور کیا کر سکتے تھے۔ سو ایسا ہی کیا گیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے اور سچے مذہب اسلام اور اپنے رسول و مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے غیرت دکھائی اور اس عیسائی پرنٹر کے اس قسم کے سلوک کے بعد جماعت کے اکثر احباب میں ایک نیا اور اعلیٰ درجہ کا مستقل پریس بہت جلد خریدنے کے لئے ایک جوش پیدا ہوا اور ان کی غیرت ایمانی اور اسلام و حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت کے تقاضے نے یہ برداشت نہ کیا کہ ان کے پرستے ہوئے عیسائی لوگ اس طرح ہمارا مذاق اڑائیں۔ چنانچہ پریس کی تحریک نئے طور پر بڑے اہتمام سے جاری کی گئی۔ اور کئی احباب نے اس غرض کے لئے اپنے اوقات وقف کئے اور باہر کی جماعتوں اور دیگر احباب سے چندہ وصول کرنے کے لئے دورہ کئے۔ اس طرح چند ہی دنوں میں خدا تعالیٰ نے واقعی ایک معجزانہ رنگ دکھایا اور غیر معمولی طور پر ہماری توقعات کے خلاف حالات ہمارے موافق کر دیئے۔ اور سیرالیون جیسی غریب اور نسبتاً چھوٹی جماعت کو مسلم پریس کے لئے . . . . پاؤنڈ کی رقم جمع کرنے کی توفیق بخشی۔

(باقی)

ایک مخلص خادم سلسلہ کی وفات

سلسلہ احمدیہ کے ایک مخلص بزرگ اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے جانثار خادم ڈاکٹر فتح دین صاحب پشاور میں ۱۵ جولائی کو اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے آمین

خاکسار:۔ مبشر احمد
پوتا ڈاکٹر فتح الدین صاحب مرحوم

اعلانات نکاح

مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۵۷ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محمد احمد صاحب انور ولد محمد عثمان صاحب آف حیدر آباد دکن کے نکاح کا امۃ العزیز صاحبہ بنت میاں مولا بخش صاحب لاہور کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر ازراہ نوازش اعلان فرمایا۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے اور دینی و دنیاوی ترقیات کا موجب بنائے آمین

شیخ نذیر احمد بشیر حیدر آبادی
جامعۃ المبشرین ربوہ

مورخہ ۵۷/۷/۸ کو مکرم فلائنگ لفٹنٹ ڈاکٹر سید عبد العلی صاحب ایم بی بی ایس پسر سید میجر ڈاکٹر اقبال حسین صاحب کا نکاح مکرمہ بشریٰ خانم صاحبہ بنت جناب ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب کے ساتھ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے بیس ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اس سعید تقریب پر محترم مرزا مظفر احمد صاحب چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ کرنل ملک صاحب ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز اور دیگر معززین نے شرکت فرمائی۔ یہ تقریب پانچ بجے بعد نماز عصر محترم ڈاکٹر محمد یعقوب خانصاحب کی کوٹھی واقعہ ریس کورس روڈ میں شروع ہو کر بعد دعا ساڑھے چھ بجے ختم ہوئی۔

احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم ہر دو خاندانوں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے اس رشتہ کو مفید اور مبارک کرے۔ آمین

خاکسار ظہور حسین پروفیسر جامعہ احمدیہ
ماڈل ٹاؤن لاہور

درخواست دعا

میں نو سال کی عمر میں ٹائیفائڈ بخار میں بیمار ہوئی تھی۔ اس کے بعد مکمل صحت نہیں ہوئی کبھی کوئی بیماری اور کبھی کوئی! جس کی وجہ سے دائم المریض ہو گئی ہوں۔ اکثر اوقات فریضہ نماز بھی ادا نہیں کر سکتی میں گو احمدی نہیں اور فرقہ اہل حدیث سے تعلق رکھتی ہوں مگر آپ کی جماعت سے عقیدت رکھتی ہوں لہٰذا قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ وہ میری صحت کے لئے دعا کریں دختر مولوی عبد المالک سکنہ جودھ . . .
. . . جہلم

"المنیر" لائل پور کا ایک مضمون

ایک عرصہ سے ہم اس "ربوہ کی سیر" کالم کو جاری نہیں رکھ سکے۔ اس دوران متعدد احباب اور شرکار "بزم المنیر" نے ہمیں اس جانب توجہ دلائی اور بعض نے بار بار مطالبہ کیا۔ کہ ہم نے قادیانیت کی مخالفتوں کے جائزہ کا جو تنقیدی سلسلہ شروع کیا تھا۔ اسے پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اور آخر میں مثبت طور پر وہ لائحہ عمل پیش کریں۔ جو ہمارے نزدیک اس مسئلہ کو حل کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

ادھر جیسا کہ ہم نے شروع میں خیال ظاہر کیا تھا۔ ان مضامین کا ردّ عمل قادیانیوں پر تو یہ ہوا۔ کہ اس وقت تک ہند و پاک کے قادیانی پریس نے بتکرار و اعادہ ہمارے مضامین کے اقتباسات کو اپنے ہاں تشہیر دی۔ اور بعض قادیانی انجمنوں نے پوسٹر کی صورت میں انہیں شائع کیا۔ گویا ان کے نزدیک ہمارا یہ بیان ایک شہادت ہے اس امر کی کہ قادیانیت کی مخالفت چونکہ اس فتنہ کا استیصال نہیں کرسکی۔ اس لیے یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ ہے۔ اور برحق ہے

دوسری جانب بعض اسلامی جرائد نے غور و فکر کے لئے (مثلاً عبد الماجد دریابادی صاحب کے صدق جدید نے) ان مضامین کے اہم حصص کو شائع اور بعض (مثلاً ہمعصر ایشیا نے) اس موضوع پر اپنے نقطۂ نظر سے بحث کی۔

لیکن اس کے باوجود ہماری رائے یہ ہے۔ کہ اس مسئلہ کو اس کی اہمیت کے مطابق فکرمندی سے زیر بحث نہیں لایا گیا۔ اور ضرورت ہے۔ کہ ملت کے ارباب حل و عقد زیادہ سے زیادہ غور و فکر سے کام لے کر اس نازک مسئلہ کو حل کرنے کی تدابیر پر غور کریں۔ ہم آگے بڑھنے سے قبل یہ اظہار ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اس وقت جو کوشش "تحفظ ختم نبوت" کے نام سے قادیانیت کے خلاف جاری ہے۔ قطع نظر اس سے کہ اس کوشش کا اصل محرک خلوص، خدا کے دین کی حفاظت کا جذبہ ہے۔ یا حقیقی وجہ معاشی اور منفی ذہن کے رجحانات کا مظاہرہ ہے۔ ہماری رائے میں یہ کوشش نہ صرف یہ کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے مفید نہیں ہے۔ بلکہ ہم علیٰ وجہ البصیرت کامل یقین و اذعان کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ یہ جد و جہد قادیانی شجرہ کے بار آور ہونے کے لئے مفید کھاد کی حیثیت رکھتی ہے۔

تحفظ ختم نبوت ہو یا مجلس احرار۔ ان دونوں کے نام سے آج تک قادیانیت کے خلاف جو کچھ کیا گیا ہے۔ اس نے قادیانی مسئلہ کو الجھایا ہے۔ ان حضرات کے اختیار کردہ طرز عمل نے راہِ حق سے بھٹکنے والے قادیانیوں کو اپنے عقائد میں پختگی کا مواد فراہم کیا ہے۔ اور جو لوگ مذبذب تھے۔ انہیں بد عقیدگی کی جانب مزید دھکیلا ہے۔

استہزاء، اشتعال انگیزی، یاوہ گوئی، بے سرو پا لفاظی، اس مقدس نام کے ذریعہ مالی غبن، لادینی سیاست کے داؤ پیچ، خلوص سے محروم اظہار جذبات، مثبت اخلاق فاضلہ سے تہی کردار، ناخدا ترسی سے بھرپور مخالفت کسی بھی غلط تحریک کو ختم نہیں کرسکتی۔ اور ملت اسلامیہ پاکستان کی ایک اہم محرومی یہ ہے۔ کہ "مجلس احرار" اور "تحفظ ختم نبوت" کے نام سے جو کچھ کیا گیا ہے۔ اس کا اکثر و بیشتر حصہ انہی عنوانات کی تفصیل ہے۔

(جو مخلص احباب ہمارے اس نقطۂ نظر سے اختلاف رکھتے ہیں۔ بجائے اس کے وہ غصہ میں مبتلا ہو کر ہمارے "عقیدہ ختم نبوت" کا جائزہ لینا شروع کردیں۔ ہم انہیں دعوت دیں گے کہ وہ سنہ ۱۹۴۲ء سے جب احرار نے سر ظفر اللہ کے خلاف باقاعدہ جد و جہد کا آغاز کیا۔ سنہ ۱۹۵۶ء تک کے حالات کا جائزہ لیں۔ اور جو عنوانات ہم نے اوپر دیئے ہیں۔ وہ ان کی تفصیلات فراہم کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ ان کا خلوص ان کی رہنمائی کرے گا۔ اور وہ اس حقیقت کو پالیں گے۔ جو آج ہمیں مضطرب کئے ہوئے ہے)

آمدم برسرِ مطلب:۔ ہم جس انداز سے اس مسئلہ پر غور کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے

الف:۔ قادیانیت، ایک ایسی بد عقیدگی ہے۔ جسے ہم نرم سے نرم الفاظ میں دنیوی زندگی میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کاملہ سے غداری۔ حضور کے مرتبہ عالی کی تنقیص اسلام کی فراہم کردہ اساس وحدت کو سبوتاژ کرنا اور ملتِ اسلامیہ کو امت در امت کے فتنہ میں مبتلا کرنا سمجھتے ہیں۔ اور آخرت میں ہم اسے سید المرسلین کی شفاعت سے محرومی رب ذو الجلال کے غضب کے مستحق گردانے اور ان کے نتیجے میں نجات سے ابداً محروم رہنے کا باعث یقین کرتے ہیں۔

ب:۔ اس مسئلہ کا دوسرا پہلو یہ ہے۔ کہ جو لوگ اس فتنہ میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ ہم انہیں اپنے گمراہ بھائی سمجھتے ہیں۔ وہ شکل و صورت سے ہی نہیں۔ بلکہ جسم و خون کے تعلق کی بنا پر ہمارے ہم رشتہ ہیں۔ ہم دیانتہً یوں محسوس کرتے ہیں۔ جیسے ہمارے عزیز نہ صرف یہ کہ ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بچھڑ رہے ہیں۔ بلکہ اپنے آپ کو ایسی اندھی غار میں پھینک رہے ہیں۔ جس کا ایک سرا ہم اگر قادیان کی مسجد اقصیٰ اور بہشتی مقبرہ کے درمیانی علاقہ اور ربوہ کی جھلسی ہوئی سرزمین میں مرزا محمود احمد صاحب کی دلفریب لیکن ایمان و اخلاق کو تباہ کرنے والی قیادت کی شکل میں دیکھ رہے ہیں۔ تو اس کا آخری حصہ جہنم کی اس ہولناک وادی سے متصل محسوس کر رہے ہیں۔ جو صرف اور صرف ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ جو محبوب رب العالمین۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق وفا منقطع کرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

ج:۔ تیسرا اہم پہلو اس مسئلہ کا یہ ہے۔ کہ مملکت خداداد پاکستان جو ہمیں ایک تو اس وجہ سے اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ہے۔ کہ اس کے بارے میں آئینی اور اخلاقی دونوں طریقوں سے فیصلہ ہو چکا۔ کہ یہ اسلام کی تجربہ گاہ بننے والی ہے۔ اور اس کے جملہ وسائل کو دین حق کی نشاۃ ثانیہ کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ اور دوسرے یہ کہ ہم نے اس مملکت کو دس لاکھ مخلص مسلمانوں کے خون اور ۔۔۔۔ کے الم انگیز صدمات برداشت کرنے کے بعد حاصل کیا ہے۔

ہم دیانتداری سے یہ محسوس کرتے ہیں، کہ قادیانیت اس مملکت کے لئے داخلی اور خارجی دونوں وجوہ سے سخت ترین خطرہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہم "ربوہ" کو بدلائل واضح "قادیانی سٹیٹ" کا ایسا ہیڈ کوارٹر یقین کرتے ہیں۔ جس کا نظام حکومت اپنا ہے۔ جس کی عدالتیں اپنی ہیں۔ جس کی ڈیفنس اور ایفنس کی قوت اپنی ہے۔ جس کا قانون اپنا ہے۔ اور جہاں ایک بھی ایسا گھر آباد نہیں ہے جو مرزا غلام احمد کو خدا کا نبی نہ مانتا ہو۔ جو اس بات پر یقین نہ رکھتا ہو۔ کہ جو قوم اور شخص مرزا غلام احمد صاحب کو نبی اللہ نہیں مانتی۔ اور وہ احمدیت کی مخالف ہے۔ اس پر ایک طرف تو خدا کا غضب ہوگا۔ اور دوسری جانب اسے ذلیل و سرنگوں ہو کر "احمدی خلیفہ وقت" کے حضور مجرمانہ پیش ہونا ہوگا۔ جو اس بات کو وحی الٰہی نہ سمجھتا ہو۔ کہ بھارت خدا کے رسول (مرزا غلام احمد صاحب) کا "مقدس ملک" ہے۔ اور قادیان پایۂ تخت رسول ہے۔ اور اس قادیان کا حصول اس کا دینی فریضہ ہے۔ اور ایک دن ایسا ضرور آئیگا۔ جب پاک و ہند کی غلط تقسیم ختم ہو کر از سر نو "اکھنڈ بھارت" معرض وجود میں آئے گا۔ اور ہر احمدی قادیان کی مقدس بستی میں اپنے پیغمبر مرزا غلام احمد اور ان کے خلیفہ اول کے جوار میں بود و باش اختیار کرے گا۔ ہماری رائے میں ایسا شہر جو ان تصورات کے ساتھ آباد کیا جائے۔ اور جہاں کا ہر مکین اپنی جماعت کے علاوہ باقی سب کو کافر اور خدا کا دشمن سمجھتا ہو پورے ملک کے لئے عظیم تر خطرہ ہے۔

ان سرگوں تصورات کے نتیجہ میں ہم ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ

اول قادیانی عقائد کا ابطال ایسے طریق سے کیا جائے۔ کہ سننے اور پڑھنے والے دلائل واضح کے ساتھ ان عقائد کی حقیقت سے مطلع ہو جائیں۔ اور انہیں کسی مرحلہ پر بھی قبول نہ کرسکیں۔ اور اس سلسلہ کی اشاعت عالمی سطح پر ہونی چاہیئے۔

دوم:۔ جو لوگ قادیانیت قبول کرچکے ہیں۔ انہیں صحیح ایمانی جذبات اور پر خلوص قلبی ہمدردی کے ساتھ اس ہلاکت سے بچانے کے لئے بھرپور کوشش کی جائے۔ (اگرچہ ہم

(باقی صفحہ ۸ پر)

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲ سے آگے)

جو انہوں نے کیا وہی آپ کر رہے ہیں۔ تو پھر فرق کیا رہا؟

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ المنیر کے مدیر محترم نے جہاں ایک طرف اسلام کی خدمت کی ہے۔ اور اس طریق کار کی مذمت کی ہے۔ جو احمدیت کے خلاف استعمال کیا جاتا ہے۔ وہاں انہوں نے خود اپنی نصیحت پر عمل نہیں کیا۔ اور تقریباً وہی انداز اختیار کیا ہے۔ جس کی وہ مذمت کر رہے ہیں۔

احمدیت کو "قادیانیت" کہنا اور پھر اس کے خلاف بغیر ثبوت کے خود ہی اتنا سخت فرد جرم عائد کردینا کہ اس کے مٹائے بغیر مسلمانوں کے لئے کوئی چارہ ہی نہیں۔ یہی وہ غلط رگ ہے جو تمام ان تلخ تنازعات میں جاری و ساری ہے۔ جو مختلف فرقوں کے درمیان پائے جاتے ہیں۔ یہی وہ مرض ہے۔ جس کا علاج ہونا چاہیئے۔ مگر افسوس ہے کہ

کیا کریں چارہ گر عیسےٰ آپ ہی بیمار ہیں۔

جب آپ خواہ رائے عامہ کے ڈر سے یا کسی اور وجہ سے احمدیت پر اس طرح فرد جرم لگانا درست سمجھتے ہیں۔ تو مولوی احمد علی صاحب یا اور علامہ مودودی صاحب پر ایسی ہی اور اسی طرح کی فرد جرم اگر لگائیں۔ اور بریلوی دیوبندیوں پر اور شیعہ سنیوں پر اور بالعکس ایسی ہی فرد جرم لگائیں۔ تو آخر وہ کیوں برے ہیں۔ اور آپ کیوں اچھے ہیں؟ کیا مدیر محترم کے پاس اس کا کوئی جواب ہے؟

منظوری عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

یہ منظوری تا اپریل ۱۹۵۹ء ہو گی - احباب نوٹ کر لیں

نمبر	نام	عہدہ	جماعت
۱	ماسٹر غلام رسول صاحب	سیکرٹری مال	احمد آباد اسٹیٹ
۲	حکیم محمد اشرف صاحب	سیکرٹری تعلیم	//
۳	چوہدری احسان اللہ صاحب	محصل	//
۴	منشی محمد حسن صاحب	سیکرٹری امور عامہ	//
۱	چوہدری غلام غوث صاحب نمبردار	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ گلی پور ڈاکخانہ جوہد پور ضلع ملتان
۲	ڈاکٹر محمد خان صاحب نند پشہ	سیکرٹری مال - اصلاح و ارشاد	//
۳	چوہدری شاہ نواز صاحب نند پشہ	// تعلیم - زراعت	//
۴	میاں غلام احمد صاحب عمرانہ بہاولہ	// امور عامہ - خارجہ	//
۵	میاں خدا بخش صاحب عمرانہ بہاولہ	محصل	//
۱	ملک سراج الدین صاحب	سیکرٹری مال	سمبڑیال
۲	خواجہ محمد ایوب صاحب	// اصلاح و ارشاد	//
۳	میاں احمد دین صاحب زرگر	// تعلیم	//
۴	چوہدری خان بہادر صاحب	// زراعت	//
۱	منشی احمد دین صاحب	پریذیڈنٹ و امین	جماعت احمدیہ گگران
۲	ماسٹر عبدالرحمن صاحب ظفر	نائب پریذیڈنٹ - آڈیٹر	//
۳	بابا صدر الدین صاحب	سیکرٹری زراعت	//
۴	ماسٹر غلام احمد صاحب	سیکرٹری مال	//
۱	میاں محمد اسمٰعیل صاحب	پریذیڈنٹ	جماعت جھول ڈاکخانہ بنگلہ باغ بہار ضلع رحیم یار خان
۲	چوہدری محمد یوسف صاحب	سیکرٹری مال	//
۳	حکیم غلام رسول صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	//
۴	میاں اللہ دتہ صاحب	سیکرٹری تعلیم	//
۱	چوہدری غلام رسول صاحب	صدر	چک ۱۲۲ ڈاکخانہ چک ۱۲۱
۲	ماسٹر عبدالرحمن صاحب	سیکرٹری مال	کوٹ ڈیرہ ملک ڈاکخانہ ۱۲۵/۳
۳	چوہدری شریف احمد صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	//
۴	چوہدری محمد عبداللہ صاحب	// تعلیم	//
۵	چوہدری عبدالمجید صاحب	// امور عامہ	//
۱	چوہدری محمد حسین صاحب	پریذیڈنٹ	موضع کوٹ گھمن ڈاکخانہ بدوملہی
۲	مستری محمد عبداللہ صاحب	سیکرٹری تبلیغ	//
۳	چوہدری فیض احمد خان صاحب	// تعلیم - موضع کوٹ چڈا	//
۴	چوہدری محمد صادق صاحب	// زراعت - // گدیاں	//
۱	چوہدری محمد امین صاحب	ڈویژنل سیکرٹری مال	محمد آباد ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر
۲	چوہدری صلاح الدین صاحب	// اصلاح و ارشاد	نورنگر ڈاکخانہ محمد آباد
۳	چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب	// زراعت	بشیر آباد ضلع حیدر آباد
۱	سید عابد حسین صاحب	پریذیڈنٹ و امین	جماعت احمدیہ محمود آباد اسٹیٹ
۲	چوہدری اکبر علی صاحب	وائس پریذیڈنٹ	//
۳	منشی محمد جمیل صاحب	سیکرٹری تعلیم - اصلاح و ارشاد	//
۴	شیخ غلام محمد صاحب	// مال - محاسب	//
۵	چوہدری جان محمد صاحب	// تبلیغ	//
۶	منشی نوروزی خان صاحب	// امور عامہ - آڈیٹر	//

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

۳۱ جولائی کے متعلق ایک نہایت ضروری اعلان

جماعتوں کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جن جماعتوں کا چندہ تحریک جدید سال ۲۳-۱۲ اسم وار تفصیل کے ساتھ مرکز میں ۳۱ جولائی کی شام تک داخل ہو جائیگا ان جماعتوں کے ان افراد کی فہرست جن کا وعدہ سو فیصدی پورا ہو چکا ہو گا ۳۱ جولائی کی شام کو ہی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پہلی فہرست دعا کے لئے پیش کر دی جائے گی - انشاء اللہ العزیز -

چونکہ تحریک جدید کے چندہ کی وصولی جماعتیں ۳۱ جولائی کی شام تک کریں گی اور وہ روپیہ بہرحال اگست میں وصول ہو گا اس لئے دوسری فہرست اگست کے پہلے ہفتہ میں دعا کیلئے پیش حضور کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ - اس کے ساتھ ہی ان کارکنان کی فہرست بھی جماعت وار پیش حضور ہو گی جنہوں نے اس دوران میں تحریک جدید کے چندوں کے وصول کرنے میں کوشش کی ہو گی - ہر جماعت کے امیر یا صدر و سیکرٹری تحریک جدید اور ناظم خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ وہ ایسی فہرست ۳۱ جولائی تک وکیل المال تحریک جدید کو بھجوا دیں - ہر شخص نوٹ کرے کہ تحریک جدید کے مالی حصہ کی خط و کتابت کا پتہ صرف "وکیل المال تحریک جدید ربوہ" ہے۔ کسی کے نام پر خط و کتابت نہ کی جائے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱ - خاکسار چند دنوں سے بیمار ہے - احباب جماعت صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں - نقیر اللہ فیلڈ اسسٹنٹ محکمہ زراعت تھانہ فارم

(۲) میرے والد صاحب محترم کچھ دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں - احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین - محمد عبداللہ خاں باجوہ دی

(۳) میرا بیٹا بھائی محمود احمد منیر بیمار ہے احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے چچا صاحب حیدر آباد سندھ میں بیمار ہیں - ان کے لئے بھی دعا فرمائیں - محمد احمد بشیر لائل پور

(۴) بندہ کے والد صاحب چوہدری نذیر احمد صاحب عرصہ ایک سال ایک مقدمہ میں مبتلا ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل و کرم کے ساتھ باعزت بری کرے۔ آمین - اقبال احمد خاں جاوید قادر آباد ضلع سیالکوٹ

(۵) مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس کے خلاف ایک مقدمہ دائر ہے - احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی باعزت بریت فرمائے - آمین - ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز انگریزی

(۶) میرے بھائی عبدالرحمن نے امسال سندھ یونیورسٹی سے ایف - اے کا امتحان دیا ہے - احباب اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں - محمد عمر سندھی بی - اے (آنرز) شاہد ربوہ

(۷) خاکسار چند پریشانیوں میں مبتلا ہے - قارئین کرام و بزرگان سلسلہ عالیہ سے دعا کی التماس ہے۔ اللہ تعالیٰ پریشانیاں دور فرمائے - آمین - ماسٹر عنایت اللہ اربعیوالہ

خدام الاحمدیہ کا سولہواں سالانہ اجتماع

۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء

بمقام ربوہ — اور — تربیتی کلاس

۱۵ تا ۲۸ اگست ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ایک نہایت ضروری اپیل

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کیلئے چار ہزار حصہ داروں کی ضرورت

احباب کو علم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے منشاء کے مطابق الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کا اجراء کیا گیا تھا۔ حکومت پاکستان کے فائننس ڈیپارٹمنٹ نے اس کمپنی کا سرمایہ ساڑھے تین لاکھ منظور کرتے وقت بیس روپیہ فی حصہ کے حساب سے ساڑھے سترہ ہزار حصص کے فروخت کرنے کی اجازت دی تھی۔ جن میں سے چار ہزار حصص ابھی تک قابل فروخت ہیں۔ فروخت حصص کے لئے محکمہ متعلقہ نے جو مدت مقرر کی تھی۔ اس میں دو دفعہ ہماری درخواست پر توسیع ہو چکی ہے۔ اس دفعہ بہت کوشش کے بعد ۳۱ راگست تک کی مزید توسیع ملی ہے۔ اس توسیع کے بعد فروخت حصص کے لئے مزید مہلت نہیں ملے گی۔ اس لئے میں احباب سے ان حصص کے خریدنے کے لئے پُر زور اپیل کرتا ہوں اگر جماعت کے چالیس ایسے دوست جنہیں اللہ تعالےٰ نے مال دنیا سے وافر حصہ بخشا ہے۔ سَو سَو حصص خرید لیں۔ یا اسّی دوست پچاس پچاس حصص یا چالیس جماعتیں بحیثیت جماعت حصص خرید لیں۔ تو یہ تعداد بآسانی پوری ہو سکتی ہے۔ حصص کی رقم کی ادائیگی چار قسطوں میں ہو گی۔ پہلی قسط پانچ روپیہ فی حصہ کے حساب سے ادا کرنا ہو گی۔ مکرمی چوہدری عبد اللہ خاں صاحب کراچی نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ اس سلسلہ میں ضرور کوشش فرمائیں گے اور مجھ سے دریافت کیا تھا کہ میرے خیال میں انہیں کتنے حصے خریدنے چاہئیں۔ میں اس وقت خاموش رہا تھا۔ لیکن میں جماعت احمدیہ کراچی کے اخلاص اور اس کے جوان ہمت امیر اور ان کے ہمت معاونین سے امید رکھتا ہوں کہ وہ ایک ہزار حصص سے بھلا کم کیا خریدیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس سے بھی زیادہ حصص خریدنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام فرمایا "اُکْتُبْ وَلْیُطْبَعْ وَلْیُرْسَلْ فِی الْاَرْضِ" یعنی الہامات اور علوم کو جو آپ کو عطا فرمائے گئے ہیں لکھ لو اور پھر انہیں چھاپا جائے اور لوگوں کو بھیجا جائے۔

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کے قیام کا اصل مقصد قرآن مجید کے علوم کی اشاعت اور ان علمی اور روحانی خزائن کی اشاعت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے مصلح اعظم حضرت بانی جماعت احمدیہ کو عطا فرمائے۔ آپ فرماتے ہیں ؎

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے ✿ اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

پس جو دوست الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کے حصص خریدتے ہیں وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے اس منشاء کو پورا کرتے ہیں جو مذکورہ بالا الہام میں ظاہر کیا گیا ہے۔

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کو قائم ہوئے۔ ابھی پونے دو سال ہوئے ہیں اور اس وقت اس کے پاس ضیاء الاسلام پریس ہے جس میں روزانہ اخبار الفضل اور کتب چھپتی ہیں اور اس وقت کمپنی کے سٹاک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ضخیم پُر از معارف وحقائق کتب مثلاً حقیقۃ الوحی۔ آئینہ کمالات اسلام ازالہ اوہام ہر دو حصہ چشمۂ معرفت۔ تحفہ گولڑویہ۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ مسیح ہندوستان میں نزول المسیح۔ تذکرۃ الشہادتین اور حضرت اقدس کی دیگر کئی کتب موجود ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی پُر از معارف مؤلفات میں سے دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی۔ نبیوں کا سردار۔ سیرۃ خیر البشر۔ وحی و نبوت کے متعلق اسلامی نظریہ۔ سیر روحانی۔ تقدیر الٰہی۔ ذکر الٰہی۔ منہاج الطالبین۔ نجات ملائکۃ اللہ وغیرہ اور دیگر مؤلفین کی کتب شائع کر کے ایک عظیم الشان کام سرانجام دیا ہے۔

بعض دوست کہتے ہیں کہ ہماری کتب بھی ویسی ہی خوبصورت شائع ہونی چاہئیں جیسی بعض دیگر کمپنیوں کی ہوتی ہیں۔ میں کہتا ہوں ان سے زیادہ دیدہ زیب شائع ہونی چاہئیں۔ لیکن اس کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہے۔ آپ کمپنی کے سرمایہ کو مضبوط کریں۔ کمپنی آپ کو آپ کی خواہش کے مطابق تیار کر کے دیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

نوٹ:۔ جو جماعتیں اور دوست حصص خریدیں وہ پانچ روپے فی حصہ کے حساب سے امانت الشرکۃ الاسلامیہ (الف A) افسر امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام پر رقم بھجوا دیں۔ اور فارم درخواست خریداری حصص دفتر الشرکۃ الاسلامیہ کو بھجوا دیں

مغربی بھارت میں ہولناک زلزلہ۔ سینکڑوں افراد ہلاک اور مجروح

قصبہ انجار کی مکمل تباہی - ایک مال گاڑی کے ۱۷ ڈبے پٹڑی سے اتر گئے

بمبئی ۲۳ جولائی۔ ۲۱ جولائی کی شب کو بمبئی سے چار سو اسی میل شمال مشرق میں انجار کے قصبے میں زبردست زلزلے سے پانچ سو سے زائد مکان منہدم۔ ایک سو سے زائد افراد ہلاک۔ دو سو مجروح اور سینکڑوں لاپتہ ہو گئے۔ بہت سے لوگوں کو عمارتوں کے نیچے سے زندہ نکال لیا گیا۔

زلزلے کے متعدد جھٹکے بمبئی کے علاوہ بھارت کے مغربی ساحل پر واقع تمام شہروں میں محسوس کئے گئے جو پانچ سے تیس سیکنڈ تک جاری رہے۔ پہلا جھٹکا رات کے نو بجے اور آخری نو بجکر دس منٹ پر ریکارڈ کیا گیا۔ انجار کو سب سے زیادہ تباہی کا سامنا کرنا پڑا۔ یہاں شدید جانی اور مالی نقصان کے علاوہ ٹیلیفون اور تار کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ پولیس ڈاکٹروں اور امدادی کارکنوں کی بھاری تعداد انجار بھیج دی گئی ہے۔

کچھ کے علاقہ کے ایک مرکزی شہر بھوج سے بھی تین عمارتوں کے منہدم ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جس سے چار افراد مجروح ہو گئے۔ یہاں زلزلہ کا پہلا جھٹکا محسوس ہوتے ہی لوگ دہشت اور سراسیمگی کے عالم میں گلیوں اور بازاروں میں نکل آئے۔

گجرات اور سوراشٹر کے دوسرے بہت سے شہروں احمد آباد۔ بھڑوچ۔ سورت۔ کچھ مانڈوی۔ جام نگر۔ راج کوٹ اور سدھاپور میں بھی زلزلہ کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ لیکن کسی بڑے نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ البتہ کچھ میں ریل کی پٹڑیوں کو نقصان پہنچا۔ اور ایک مال گاڑی کے سترہ ڈبے پٹڑی سے اتر گئے۔

بمبئی کے آلہ مقیاس الزلازل میں سب سے بڑا جھٹکا نو بجکر تین منٹ پر ریکارڈ کیا گیا۔ جس کا مرکز بمبئی سے ساڑھے تین سو میل دور تھا زلزلے کے جھٹکے سے بمبئی شہر میں بھی ہیجانی پھیل گئی اور نصف شب تک لوگ مختلف مقامات پر ٹیلیفون کر کے خیر و عافیت دریافت کرنے میں مصروف رہے۔

کوئٹہ کے مقیاس الزلازل میں بھی رات کے ساڑھے آٹھ بجے زلزلے کے ہلکے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ جن کا مرکز کوئٹہ سے ۵۷۵ میل جنوب مشرق میں بتایا گیا ہے۔

گنگا میں کشتی اُلٹنے سے ۴۲ ہلاک

نئی دہلی ۲۳ جولائی۔ پٹنہ سے موصول ہونے والی ایک اطلاع مظہر ہے کہ دریائے گنگا میں ایک کشتی الٹ جانے سے ۴۲ افراد ہلاک ہو گئے۔ ابھی تک کشتی یا مسافروں کا کوئی پتہ نہیں چلا۔

حادثات میں ایک ہلاک اور متعدد مجروح

ملتان ۲۴ جولائی۔ ملتان کے قریب تین حادثات میں ایک شخص ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے ہیں۔ پیران غائب سٹیشن کے پلیٹ فارم پر ایک آدمی کھڑا تھا وہ چناب ایکسپریس کی لپیٹ میں آ کر ہلاک ہو گیا۔ مظفرگڑھ سے ملتان آنے والی ایک مسافر بس چناب برج کے قریب ایک درخت سے ٹکرا گئی۔ بس تباہ ہو گئی اور چند مسافر مجروح ہوئے۔ اسی طرح شہر سلطان کی طرف سے ملتان آنے والی ایک مسافر بس مظفرگڑھ کے قریب ایک ٹرک سے ٹکرا گئی۔ بس اور ٹرک میں سوار ۱۵ مسافر مجروح ہو گئے۔

کشمیر کے بارے میں عصمت انونو کا بیان

استنبول ۲۳ جولائی۔ ترکیہ کے سابق صدر عصمت انونو نے پاکستانی اخبار نویسوں سے گفتگو کے دوران یہ توقع ظاہر کی ہے کہ کشمیر کے متعلق پاکستان اور ہندوستان کا تنازعہ خوش اسلوبی سے طے ہو جائے گا۔

عصمت انونو نے کہا کہ ترکیہ اور پاکستان ایک دوسرے کے بہترین دوست ہیں اور توقع ہے کہ یہ دوستانہ تعلقات دن بدن مضبوط ہوتے چلے جائیں گے۔ پاکستان کے کمانڈر انچیف جنرل ایوب خان نے انقرہ میں اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے یہ توقع ظاہر کی ہے۔ کہ مشترکہ دفاع کے لئے ترکیہ اور پاکستان میں تعاون بڑھ جائے گا۔ اور کسی نہ کسی وقت معاہدہ بغداد کے ممبر ملکوں کی ایک باقاعدہ دفاعی کمان بھی قائم ہو جائے گی۔

اعانت الفضل

محترمہ بیگم صاحبہ عزیز الدین احمد صاحب زرگر اندرون موچی دروازہ چوک فراپ صاحب لاہور نے اپنے لڑکے منیر احمد صاحب کے امتحان میٹرک میں فرسٹ ڈویژن میں پاس ہونے کی خوشی میں مبلغ دس روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ اس سے دو مستحق اشخاص کے نام ایک سال کے لئے اخبار جاری کر دیا جائے گا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ منیر احمد صاحب کو مزید علمی کامیابیاں عطا کرے اور اسلام اور احمدیت کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(مینیجر الفضل ربوہ)

"المنیر" کا ایک مضمون

— بقیہ صفحہ ۵ —

بعض قرآنی اشارات سے یہ سمجھتے ہیں کہ اس جماعت کی اکثریت اسلام کی طرف پلٹ کر نہیں آئے گی۔ لیکن بایں ہمہ ہمارا دینی فرض ہے کہ اس کوشش میں ہم کسی دقیقہ کو فروگذاشت نہ کریں اور اس سعی کو ہر اس آمیزش سے پاک رکھیں جو قادیانیوں کے قلوب کو قبول حق سے روکنے کا باعث بن سکتی ہو۔

سوم: مملکت اسلامیہ پاکستان کو ان تمام مضرتوں سے بچایا جائے جو ہم اوپر عرض کر چکے۔

یہ تینوں فرائض بیک وقت ہمیں ادا کرنے ہیں۔ لیکن ہم جس مشکل کو ابھی تک حل نہیں کر سکے وہ یہ ہے کہ ان سہ گونہ فرائض کی ادائیگی میں اکثر مقامات ایسے آتے ہیں۔ جہاں مقاصد کا باہم تعارض ہی نہیں تصادم بھی ہوتا ہے۔ اور ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ ایک کا قرب دوسرے سے بُعد اور محرومی کا باعث بن جاتا ہے۔

ہم اس مرحلہ پر اس امر کی اشد ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ پاک و ہند کے اصحاب نظر اور درد دل رکھنے والے ارباب فکر اس مسئلہ پر غور فرمائیں اور جو حل ان کے نزدیک اس پیچیدہ مسئلہ کے لئے ممکن العمل ہو وہ اس سے ملت کو آگاہ فرمائیں۔ المنیر کے صفحات اس ضروری مسئلہ کے لئے حاضر ہیں۔

(ہفت روزہ المنیر ۶ جولائی ۵۶ء)

(رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴)